OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2022
Vol: 7, Issue: 26
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

ترکوں میں میلادالنبی ﷺ کی روایت تجزیاتی مطالعہ

Tradition of Birth of Prophet Muhammad ﷺ among Turks

Recep Durgun
Selcuk University Department of Urdu Language and Literature, Konya,Türkiye
durgunrecep@hotmail.com

Abstract

The Prophet Mohammad's Milad (birthday) was adopted by the Turkish nation in a very short time after accepting the İslam and was performed with great respect, which included every element of his life, such as his birth, miracles, Miʿrāj (the ascension of the Prophet Muhammad into heaven), wars, and his statesmanship. There has been a considerable accumulation of Turkish literature related to the Milad genre, which has become an independent literary class with the passage of time. Prominent among them is the work of SüleymanÇelebi called Vesiletu'n-Nejat. This work become famous with the name of "Mevlid". Initially, Milad was celebrated only on the occasion of the Prophet's birthday, which was loved in Anatolia and started to celebrate at every happy and sad moments of life in order to acquire merit. The main reason why the Milad tradition has become so widespread is the love of the Turks for the prophet. In addition, the melodiousness of the work and the beautiful interpretations of the mevlithans (chanters of the Milad) also played an important role in the popularization of this tradition. This tradition has been adopted more in rural areas than into the cities. The Turks also continued their customs during the Milad ceremonies which were permissible before Islam. Nowadays, the Prophet's birthday is celebrated with enthusiasm all over Anatolia.

Keywords: Milad, Milad Ceremonies, SüleymanÇelebi

حضرت پیغمبر ﷺ کی پیدائیش، معجزات، معراج، غزوات، بطور سربراہِ مملکت حکومتی اقدامات سمیت ان ﷺ کی زندگی کے متعلق ہر معاملہ پر مشتمل میلادنامہ جات ترک قوم میں انتہائی قلیل عرصہ میں معروف و مقبول ہوگئے تھے اور انتہائی تعظیم کے ساتھ ان کی قرات کے لیے محافلِ میلاد کا انعقاد کیا جانا رواج پا چکا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ مولد یا میلادنامہ ترک ادبیات میں ایک مستقل ادبی صنف کا حامل ہو گیا اور اس ادبی صنف میں لاتعداد مجموعہ جات لکھے گئے۔ ان میں اہم ترین میلادنامہ جناب سلیمان چلبی کا لکھا ہوا "وسیلۃ النجاۃ" ہے جو کہ ترکوں میں "مولد / میلاد" کے نام سے مشہور ہو چکا ہے۔ ابتداء میں صرف حضرت پیغمبر ﷺ کی ولادت کے موقع پر پڑھا جانے والا یہ میلادنامہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عوام میں مقبول ہوتا گیا اور اناطولیہ میں خوشی و غمی ہر موقع پر ثواب کے حصول کی غرض سے پڑھا جانے لگا۔ رسمِ میلاد کے یوں پھیلنے کا سبب بلاشبہ ترکوں کا پیغمبر ﷺ اسلام سے والہانہ عشق و محبت ہے۔ وسلیۃ النجاہ کے مشہور ہونے کا ایک دوسرا سبب اس میلاد نامہ کی روانی اور میلاد خواں حضرات کا اس کتاب کو بہترین مترنم انداز میں پڑھنا ہے۔ شہروں کی بہ نسبت دیہی علاقوں میں میلاد کی روایت زیادہ مقبول ہوئی ہے۔ ترکوں نے اسلام سے قبل اپنے ہاں رائج جائز طور طریقوں کو بعض تبدیلیوں کے ساتھ میلاد کی محافل میں بھی جاری رکھا۔ آج بھی حضرت پیغمبر ﷺ کا یومِ ولادت سارے اناطولیہ میں خوب جوش و جذبہ کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

عربی الاصل لفظ مولد کے لفظی معنی پیدائش یا کسی بھی شخص کی یوم یا تاریخ پیدائش کے ہیں۔ جبکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس کلمہ مولد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کے ساتھ مخصوص کر کے استعمال کیا جانا لگا۔ یعقوب چلبی کے الفاظ میں مولد "ایسی محافل ہیں جن کا موضوع و مدعا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ بیان کرنے والی سیرت کی کتب کے بعض حصہ کو پڑھنا ہو۔ مسلمانوں کی طرف سے دنیاوی و اخروی نیکیاں کمانے کی غرض سے ماہ ربیع الاول کی بارویں تاریخ کو اکھٹے ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صلاۃ و سلام عرض کرنا، آپ ﷺ کی فضیلت کے متعلق اشعار اور واقعات کو بیان کرنا، صدقہ و خیرات کرنا، اظہار محبت کے لیے محافل کا انعقاد کرنا، کھانے اور مٹھائی کا تقسیم کرنا شامل ہوتا ہے۔"[1]

اسلام قبول کرنے کے بعد ترکوں نے حضرت پیغمبر ﷺ کی شان اقدس کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت و محبت میں کسی طرح کی بھی کوتاہی نہ کی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ سے اظہارِ محبت و تعلق کے لیے نہ صرف ربیع الاول

---

[1]Abdurrahman b. Yakub Çelebi (1869). Risâle-i Mevlid-i Serif, İstanbul, p. 18.

بلکہ ہر خاص موقعہ پر مجالسِ میلاد کا انقعاد کرنا اپنا شعار بنالیا ہے۔ آپ ﷺ کی یہی تعظیم و محبت ہی سبب تھی کہ جب اتراک مکہ و مدینہ کے مقدس شہروں پر حاکم ہوئے تو ترک بادشاہوں نے اپنے نام کے ساتھ حاکم الحرمین الشریفین کا لقب لگانا ناپسند کرتے ہوئے رد کر دیا اور اس کی جگہ پر اپنے نام کے ساتھ خادم الحرمین الشریفین کا لقب استعمال کر کے ان مقدس شہروں کے حاکم نہیں بلکہ خادم ہونے کا اعلان کیا۔ عثمانی سلاطین کی آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کی بہترین مثالوں میں سے ایک مثال حجاز ریلوے لائن ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے عثمانی بادشاہ سلطان عبدالحمید خانکے حکم پر بنائی گئی ریلوے لائن جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچی تو بادشاہ نے محسوس کیا کہ ٹرین کے چلنے کی وجہ سے نکلنے والی آواز حضرت پیغمبر ﷺ کے آرام میں خلل ڈالے گئی، اس احتمال سے بچنے کے لیے عبدالحمید خان نے حکم دیا کہ یہاں پر خاموش انجن کو استعمال کیا جائے تا کہ آواز پیدا نہ ہو اور آپ علیہ السلام کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔[2]
حضرت پیغمبر ﷺ کے یومِ ولادت کی خوشی کی روایت کا ترکوں میں پھیل جانا ترکوں کے حضرت پیغمبر ﷺ کے ساتھ عشق و محبت اور تعلق کی مضبوط ترین دلیل ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں کبھی اپنا یومِ ولادت یوں نہ منایا تھا اور نہ ہی اس بارے کوئی حکم ارشاد فرمایا تھا۔ خلفائے اربعہ، اموی اور عباسیوں کے زمانہ میں بھی مولد نہیں منایا جاتا تھا۔ پہلی مرتبہ سرکاری طور پر مصرمیں قائم ہوئی شیعہ فاطمی حکومت کے سربراہ المعزّ لدینا للّٰہکے زمانہاقتدارمیں میلاد کی تقریبات منائیں گئیں۔[3] میلاد منانے کی یہ روایت آہستہ آہستہ سارے اسلامی ممالک میں پھیل گئی اور ہر ملک میں میلاد کی محافل منائی جانے لگیں۔ وہابی نقطہء نظر کے علاوہ سبھی مسلم اقوام میں انعقاد پذیر ہونے والی محافلِ میلاد میں حضرت پیغمبر ﷺ کے یومِ ولادت، آپ ﷺ کے اہلِ بیت، آپ ﷺ کے اوصافِ پیغمرانہ، معجزات، مومنین کے لیے قابلِ نمونہ آپ ﷺ کے اخلاق، عادات اور طور طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے موضوع پر منظم و نثری انداز میں کتب تحریر کی جاتی ہیں۔[4]

یوں اب تک میلاد کے موضوع پر کئی کتب تحریر کی جا چکی ہیں اور انکے مختلف حصوں کو اکٹھے ہو کر پڑھنا محافلِ میلاد کی روایت کا حصہ بن چکا ہے۔ ابتداء میں میلاد محض آپ ﷺ کے یوم ولادت کے موقع پر منایا جاتا تھا پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خوشی، غمی، منگنی اور شادی جیسی تقریبات میں بھی پڑھا جانے لگا۔ میلاد جیسا کہ

---

[2]Metin İsmail (2015). "Sosyal Hizmetler Bağlamında Mekke'de Osmanlı İzleri". TurkishStudies International PeriodicalForTheLanguages, LiteratureandHistory of TurkishorTurkic Volume 10/1 Winter 2015, p. 455-476.
[3]Özel, Ahmet (2004). "Mevlid" Diyanet İslam Ansiklopedisi, C.29, p.484-485.
[4]Akarpınar, R. Bahar (2006). "Mevlid Törenlerinin Yapısı". Türkbilig, p.12. p.38-63.

عمومی طور پر ہمارے زمانہ میں منایا جاتا ہے یعنی عوام کی شرکت کے ساتھ ساتھ بڑی ضیافتیں اور تقریبات منعقد کر کے اس کو ایک عید کی طرز پر منایا جانا تاریخ میں پہلی بار سلجوقوں کے اردبیل شہر کے گورنر مظفر الدین گوکبوری نے اس انداز سے منایا تھا۔ اس کے عہد میں رواج پانے والی میلاد کی اس روایت میں ترکوں کے رسم ورواج بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔[5] میلاد کو بطور ایک دینی عید کے منائے جانے کی یہ شکل سلجوقوں کی جانب سے اردبیل سے مصر لی جائی گئی، وہاں سے یہ روایت مکہ مکرمہ پہنچی اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ شمالی افریقہ کے ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ اسپین تک پہنچ گئی، مشرق میں میلاد منانے کی روایت ہندوستان تک پہنچ چکی تھی۔[6] عثمانی سلطنت کے قیام سے ہی میلاد کے مراسم کا پھیلاو جاری رہا۔ وصاف کے مطابق عثمانیوں میں پہلی مرتبہ میلاد کی محفل سلطنت کے بانی عثمان غازی کے زمانہ میں منعقد ہوئی تھی۔[7] البتہ اگر ہم یہ کہیں کہ میلاد کی محافل کا ترک عوامی سطح پر مقبول ہونا سلیمان چلبی کی جانب سے تحریر کردہ اور ہر ایک کی جانب سے پسند کردہ کتاب "وسیلۃ النجاۃ" (اس کتاب نے مولد کے نام سے شہرت حاصل کی) کی سن 1409ء میں اشاعت سبب تھا تو ہمارا کہنا ہرگز غلط نہ ہوگا۔ اگرچہ عمومی طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ عثمانیوں میں میلاد کی محافلِ کا انعقاد بانی سلطنت عثمانی بیگ کے زمانہ سے ہی ہو گیا تھا لیکن تاریخی ذرائع کے مطابق پہلی مرتبہ سرکاری سطح پر محافلِ میلاد کا انعقاد بارویں عثمانی بادشاہ سلطان مراد خان ثالث کے زمانہ اقتدار میں 1588ء میں ہوا تھا۔ استنبول کی سلطان احمد مسجد میں منعقد کی گئی اس میلاد کی تقریب میں بادشاہ بذاتہ، وزیر اعظم، شیخ الاسلام، وزراء، اناطولیہ اور رومیلی صوبجات کے فوجی سربراہان اور دیگر حکومتی وفوجی افسران کے ساتھ ساتھ جید علمائے کرام سرکاری لباس میں ملبوس ہو کر شریک ہوئے تھے۔

میلاد کی ایسی تقریبات اولاً شاہی محل میں محض حضرت پیغمبر ﷺ کے یومِ ولادت کے دن منائی جاتیں تھیں لیکن بعد میں شہزادوں کے یومِ ولادت اور اس سے ملتے جلتے پروگراموں میں بھی ایسی محافل کا انعقاد ہونا شروع ہو گیا۔ عثمانیوں کے عہد میں بادشاہ ودیگر حکومتی عہد داران سرکاری لباس میں ملبوس انتہائی شاندار انداز میں میلاد کے جلوس میں شرکت کرتے تھے۔ سب سے پہلے آیا صوفیہ مسجد پھر جامع مسجد سلیمانیہ، اس کے بعد سلطان احمد مسجد، جبکہ سلطان عزیز کے زمانہ میں اور تا کویاور سلطان حمید کے زمانہ میں یلدز مسجد (ستارہ مسجد) میں

---

[5]Banarlı, Nihad Sami (1998). *Resimli Türk Edebiyatı Tarihi,* İstanbul: MEB. Yayınları.
[6]Akarpınar, R. Bahar (2006). "Mevlid Törenlerinin Yapısı". Türkbilig, S.12. p.38-63.
[7]Hüseyin Vassaf, (1910). "İlk Mevlid-i Serif Cemiyeti Ne Zaman Tesekkül Etti?", Sırat-ı Müstakim, C. 4, S.80, s. 24-25.
[7] Özel, Ahmet (2002). "Mevlid Tarihi ve Dini Hükmü". Divan Dergisi, S.1,p.236-246

میلاد پڑھا جاتا تھا۔ تقریب میں ہر شریک کو کھجور اور مٹھائی دی جاتی تھی۔[8] ابتداء میں ایسی تقریب محض شاہی محل کے قرب و جوار والے علاقوں میں ہی منعقد ہوتیں تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سارے ملک میں ایسی تقریبات کا انعقاد شروع ہوگیا۔ 1910ء کے ماہ ربیع الاول کی 12 تاریخ کو سرکاری سطح پر چھٹی کا اعلان کیا گیا۔ یہ سرکاری چھٹی عثمانی سلطنت کے خاتمہ تک قائم رہی۔

محافلِ میلاد کا انعقاد اب محض حضرت پیغمبر ﷺ کے یومِ ولادت کے پروگرام کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ کئی اہم معاشرتی امور انجام دیتے وقت ایسی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں ترکی میں میلاد کی تقریبات ماہ رجب کا چاند نظر آنے پر، شبِ برات، شبِ قدر، ولادت و وفات، شادی، منگنی، بطور نظر، قحط سالی میں بارش کے لیے دعا کے موقع پر، فوج میں بھرتی ہونے کے موقع پر، حج کے لیے جانے اور واپسی پر، کسی عزیز کی وفات کے ساتویں دن، چالیسویں دن اور پچاسویں رات پر، مذہبی اداروں کے افتتاح کے موقع پر، شہداء کی روح کے ایصالِ ثواب کے لیے ترتیب دیے گئے پروگراموں کے موقع پر منعقد ہوتیں ہیں۔[9] یوں ایسی تقریبات اب محض حضرت پیغمبر ﷺ کے یومِ ولادت کے ساتھ ہی مختص نہیں رہیں بلکہ ہر خوشی و غمی کے موقع پر ثواب کے حصول کی غرض سے انعقاد کرنا عوام میں خاصا معروف و مقبول ہو چکا ہے۔

میلاد کی مختلف تقریبات

ابتداء میں صرف حضرت پیغمبر ﷺ کی ولادت کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی میلاد کی تقریبات بعد میں زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہوگیں۔ بالخصوص ترکوں میں جنازہ کے بعد کھانا کھلانے ایک سابقہ عادت اور اس جیسی کئی دیگر رسومات اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاری رہیں البتہ ان کے انعقاد کی شکل و صورت تبدیل ہوگئی۔ میلاد کی محافل کا جنازہ کے بعد انعقاد کرنا اب تقریباً سارے اناطولیہ کی ایک مشترکہ رسم بن چکی ہے۔ اناطولیہ کے مختلف علاقوں میں بعض معمولی تبدیلیوں کے ساتھ ہر جنازہ کے بعد میلاد کی محفل منعقد ہوتی ہے اور ایسی محفل کے بغیر جنازہ کی کوئی تقریب تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔[10] ایسی تقریبات مختلف شہروں اور علاقوں میں مختلف انداز

[8]Ekinci, Ekrem Buğra (2009). “Osmanlılarda Mevlid Kandili” https://www.ekrembugraekinci.com/article/?ID=184. 07.01.2021.

[9]Akarpınar, R. Bahar (2006). “Mevlid Törenlerinin Yapısı”. Türkbilig, S.12. p.38-63.

[10]Bayat, Fuzuli ve Cicioğlu Muhammet Nurallah (2008). “Türklerde Cenaze Törenleri Bağlamında Mevlid Okuma Geleneği”, Manas Üniversitesi Sosyal Bilimler Dergisi, S.19, p. 147-155.

میں منائی جاتیں ہیں۔ بعض علاقوں میں وفات کے تیسرے دن، بعض میں ساتویں دن، بعض میں چالیسویں یا پچاسویں دن منعقد کی جاتیں ہیں۔

وفات پانے والے شخص کے اقرباء کی ایسی محافلِ میلاد کے انعقاد سے مشترکہ غرض و مقصد مرحوم کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے لیکن بعض لوگوں کے ایسی محافل کو انعقاد کرنے کے دیگر مقاصد بھی ہوتے ہیں۔ آدم ایفے نے تحقیق کے بعد ایسے لوگوں کو مندرجہ ذیل گروپوں میں تقسیم کیا ہے۔

1- ایسے لوگوں کا پہلا گروپ جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مرحوم کو اگلی دنیا کے سفر میں آسانی کے اسباب مہیا کیے جائیں، یہ لوگ مرحوم کو معاشرے کی نظر میں اچھا شخص ثابت کرنے یا پھر اگلی دنیا میں اسے راحت و سکون پہچانے کی غرض سے ایسی تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔

2-ایک دوسرا گروپ جو مرحوم کی اس دنیا میں واپسی کے امکان کو روکنے، اقرباء اور ورثا کو کسی بھی طرح کی تکلیف نہ دینے کی غرض سے ایسی محافل کا انعقاد کرتا ہے۔

3-ایک تیسرا گروپ بھی ہوتا ہے جس کا مقصد مرحوم کے ورثاء کی ارواح کو پہنچے والے اضطراب کا مداوا کرنا، مرحوم کے جانے کی وجہ سے معاشرے سے تعلقات میں پیدا ہونے والے خلاء کو دور کرنا اور ورثاء کا نئے سرے سے معاشرتی امور میں شرکت کو ممکن بنانا بھی ایسی تقریبات کے انعقاد کی غرض ہو سکتی ہے۔[11]

اناطولیہ کے بہت سے علاقوں میں مرنے والے کے بعد جس طرز کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے بالکل ایسے ہی دنیا میں آنے والے بچے کے لیے بھی اسی طرز کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ ایسی محفلِ میلاد کا مقصد عبادت یعنی رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ دنیا میں آنے والے بچہ کو ایک مقدس تقریب منعقد کرکے خوش آمدید کہا جاسکے۔ عمومی طور پر بچہ کی پیدائش کے حوالہ سے منعقدہ محفلِ میلاد خواتین کے درمیان میں ہی ہوتی ہے جس میں خوبصورت آواز والی خواتین میلاد پڑھتی ہیں۔ پیدائش کے کتنے دن بعد ایسی محفل کا انعقاد کیا جائے یہ رواج ہر علاقے کا دوسرے علاقے سے مختلف ہوتا ہے۔

پیدائش اور وفات کے علاوہ ایسی محافل مقدس ہستیوں کی ارواح کو ثواب پہنچانے کے لیے، مذہبی ادارہ کے افتتاح کے موقع پر، بچہ کے ختنہ یا پڑھنا شروع کرنے کے دن، حج کے لیے روانگی اور واپسی کے موقع پر، فوج میں

---

[11]Efe, Adem (2009). "Türk Toplumunda Mevlid_Merâsimleri'nin Yeri ve Fonksiyonları (Isparta Ve Çevresi Örneği), Dokuz Eylül Üniversitesi İlahiyat Fakültesi Dergisi, S.19, p.9-30.

جانے یا پھر واپس آنے کے موقع پر، منگنی، شادی کے موقع پر، بیماری سے شفاء پانے کی غرض سے یا پھر شفاء یابی کے بعد بطور شکرانہ میلاد کی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جبکہ کبھی کبھار حصولِ برکت کے لیے میلاد کی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔[12]

کھانے اور تحائف

محافلِ میلاد میں تقسیم کیا جانے والا کھانا یا تحفہ جات اناطولیہ کے مختلف علاقوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بحر اسود کے علاقہ میں محفل میلاد بغیر قشقے[13] کھانے کے نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ مرغ پلائو، مٹھائی اور شربت شرکاء کو پیش کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی شرکاء کے ہاتھوں پر عرق گلاب ڈالا جاتا ہے۔ بنانے جانے والے شربت کا رنگ بھی گلاب کے پھول جیسا ہوتا ہے کیونکہ اسلامی ادب میں گلاب کا پھول آپ ﷺ کی علامت کے طور پر قبول کیا جانا ہمیں معلوم ہے۔ جبکہ اناطولیہ کے دیگر علاقے اپنے مقامی رواج کے مطابق کھانا پیش کرتے ہیں۔ جبکہ بعض محافل میں شرکاء کو مختلف قسم کے تحفہ جات بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

میلاد خوان کے سامنے یوں کھانے کی چیزیں رکھنے میں یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ کھانے کی چیزیں میلاد پڑھنے کی وجہ سے بابرکت ہو جاتیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکنجی (2009) کے بقول عثمانیوں کے عہد میں مولد خوان کے سامنے نمک اور پیسے بھی رکھے جانا بتایا جاتا ہے[14]۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میلاد پڑھے گئے اس نمک کو بعد میں دوسرے نمک کے ساتھ ملا کر پکایا جانے والا کھانا بابرکت ہو جاتا ہے۔ میلاد خوان کے سامنے پیسہ رکھنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ پیسہ پاک ہو جائے۔ یہ رواج بھی مختلف علاقوں میں مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر ماردین کے علاقہ میں میلاد خوان کے سامنے کھانے اور پینے والی چیزیں "متبرک پلیٹ" کا نام دیے جانے والی پلیٹ میں رکھی جاتیں ہیں۔

---

[12]Efe, Adem (2009). "Türk Toplumunda Mevlid_Merâsimleri'nin Yeri ve Fonksiyonları (Isparta Ve Çevresi Örneği), Dokuz Eylül Üniversitesi İlahiyat Fakültesi Dergisi, S.19, p.9-30

[13]مغربی اناطولیہ، تراقیہ، مشرقی اناطولیہ، بحر اسود اور وسطی اناطولیہ کی خاص سوغات قشقے کھانا عمومی طور پر شادی اور عیدوں پر پکا جاتا ہے۔ اناطولیہ کے مختلف علاقوں میں مہمانوں کی تواضع کے لیے مختلف کھانے پکانے کا رواج ہے البتہ گندم سے بنائی گئی روٹی اور گوشت کے سالن سے تواضع کرنا تقریباً سارے اناطولیہ میں مشترکہ رواج ہے۔

[14]Ekinci, Ekrem Buğra (2009). "Osmanlılarda Mevlid Kandili" https://www.ekrembugraekinci.com/article/?ID=184. 07.01.2021.

اس پلیٹ میں رکھی جانے والی اشیاء کی مقدار سات ہونا ضروری ہے اور میلاد کے اختتام پر کھانے کی ان چیزوں کو بوریوں میں رکھنا بھی ضروری ہے۔[15]

میلاد نامہ "وسیلۃ النجاۃ"

ترکوں میں میلاد کے یوں مقبول ہونے میں میلاد خوان حضرات کا بہت زیادہ کردار ہے۔ دینی متون کو خوبصورت آواز سے مترنم انداز میں پڑھنا عوام کی توجہ کا باعث بنتا ہے۔ سلیمان چلبی کے لکھے ہوئے مولد کا عوام میں اس قدر مقبول ہونا حتیٰ کہ رواج کے حال تک پہنچ جانے کا سبب عوام کے ہر فرد سے مخاطب ہونا اور ہر فرد کے ایمان و جذبات کو آواز دینا ہے۔ چلبی نے میلاد نامہ میں دین، ایمان، قرآنِ کریم، اللہ رب العزت اور پیغمبر ﷺ کی محبت، حضرت پیغمبر ﷺ کے متعلق معلومات، آپ ﷺ کی مدح و ثناء اور ان سب امور کو بہترین ادبی صنعت کے ساتھ بیان کیا ہے۔[16]

جیسا کہ مندرجہ بالا سطروں میں ذکر کیا گیا ہے کہ اناطولیہ میں میلاد مختلف علاقوں میں مختلف انداز میں پڑھا جاتا ہے۔ البتہ کوئی بھی میلاد نامہ جناب سیلمان چلبی کے لکھے ہوئے میلاد نامہ "وسیلۃ النجاۃ" جتنا عوام میں مقبول و معروف نہیں ہو پایا ہے۔ سامعین اس میلاد نامہ کو انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے ہیں۔ سلیمان چلبی کے تحریر کردہ میلاد نامہ میں جب میلاد خوان "بحر ولادت" کو پڑھتے ہوئے حضرت پیغمبر ﷺ کی ولادت کی ساعت کو بیان کرتے ہیں تو سامعین کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ عادت اس قدر عوام میں جڑ پکڑ چکی ہے کہ اگر یہ میلاد نامہ ٹی وی یا ریڈیو میں بھی پڑھا جارہا ہو تو ناظرین و سامعین بحر ولادت پر بغرض ادب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیار بکر کے قرب و جوار کے علاقوں میں یہ میلاد نامہ پڑھتے ہوئے "بحر مرحبا" میں سامعین کھڑے ہو جاتے ہیں، ہاتھوں کو باندھ کر قبلہ رو ہو جاتے ہیں، ولادتِ مصطفی ﷺ بیان کرنے والے حصہ پر پیٹھ پر تھپکی دیتے ہیں۔ میلاد خوان کے سامنے چینی، پانی، چاول، چنے جیسے کھانے پینے والی چیزیں ضرور رکھی جاتیں ہیں۔[17] یہاں بطور تحدیث نعمت یہ ذکر

---

[15]Öztürk, Mustafa (2020). "Kültürel Bir Gelenek Olarak Mardin'deki Mevlit Törenleri" https://www.mardinlife.com/kulturel-bir-gelenek-olarak-mardindeki-mevlit-torenleri.html. 07.01.2021.

[16]Hüseyin Vassaf, (1910). "İlk Mevlid-i Serif Cemiyeti Ne Zaman Tesekkül Etti?", Sırat-ı Müstakim, C. 4, S.80, p. 24-25.

[17]Yanmış, Mehmet (2012). "Diyarbakır'da Mevlid Geleneği ve Bazı İller ile Karşılaştırmalı Bir Analiz", Uludağ Üniversitesi İlahiyat Fakültesi Dergisi, S.1, p. 115-133.

کرنا بھی مناسب معلوم ہو رہا ہے کہ جناب سیلمان چلبی کے تحریر کردہ میلاد نامہ بنام "وسیلۃ النجاۃ" کے کئی مشرقی و مغربی زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں البتہ اردو قارئین اس میلاد نامہ کو پڑھنے سے محروم تھے۔ بحمد اللہ تعالی مصنف تحریر ہذہ نے اپنے ایک پاکستانی دوست وشاگرد اور سلجوق یونورسٹی میں پی-ایچ ڈی کے سکالر حافظ عامر علی کے ساتھ مل کر وسیلۃ النجاہ کا منظوم اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ اشاعت کے مراحل میں ہے اور بہت جلد قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہو گا۔

نتیجہ:

ترکوں میں سلجوقی سلطنت کے اردبیل شہر کے گورنر مظفر الدین گوکبوری کی جانب سے شروع کیے گئے میلاد خوانی کی محافل، قبل از اسلام جائز رسم ورواج کو اپنے اندر لیے ایک مکمل رواج کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ یہ رسم ورواج اور روایات عثمانیوں کے ابتدائی زمانہ سے ہی عوام میں مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں تھیں اور سلطان مراد ثالث کے عہد میں 1588ء میں سرکاری سطح پر ایک باقاعدہ تقریب کی شکل میں منعقد ہونے لگیں۔ سولہویں صدی کے زمانہ سے یہ رسومات عوام کے ایک بڑے حصہ کی جانب سے قبول کر لیں گئیں اور عوام میں معروف ہونے لگیں۔ ناطولیہ کے عوام نے میلاد کی یہ محافل جائز ہیں یا نہیں اس سوال کو سرے سے ہی ایک طرف رکھتے ہوئے ایسی تقریبات کو آپ ﷺ سے محبت اور تعلق کا ایک وسیلہ خیال کرتے ہوئے خلوص اور دینی جذبہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے منانا شروع ہو گئی تھی۔ ترکوں میں جب ہم میلاد کی تقریبات کے انعقاد کی طرز کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں مختلف ہوتیں ہیں۔ اسلامی ادب میں ایک مستقبل صنف کی شکل اختیار کرنے والی میلاد نامہ جات کی کتب اور ان کے مطابق منعقدہ محافل گزشتہ چند برسوں میں بڑھیں ہیں جو ایک قابلِ تحسین بات ہے۔ البتہ میلاد کو بطور ایک ادبی صنف اور میلاد کی محافل میں پڑھے جانے والے میلاد نامہ سے زیادہ سے زیادہ کیسے مستفید ہوا جاسکتا ہے پر تحقیق کرنا ایک ضروری امر ہے۔ کیونکہ ان محافل کے انعقاد میں ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں سے سماجی تعلقات کا ایک مثبت پہلو بھی موجود ہوتا ہے۔

سفارشات:

میلاد النبی ﷺ منانے کی روایت جو ترکوں میں دخولِ اسلام کی ابتداء سے ہی مقبول ہو چکی تھی بعینیہ یہ آج بھی ترکوں میں بہت مقبول ایک دینی روایت ہے۔ ترکی میں تیزی سے بڑھتے ہوئے شہر کاری کے رجحان اور

عالمگیریت کے اثر کی وجہ سے سابقہ ادوار کے مقابلہ میں موجودہ زمانہ میں اس کے منانے میں کچھ کمی ضرور ہوئی ہے۔ البتہ ترک قوم کا خیال ہے کہ اس دینی روایت کو جو ترک قوم کی محبت، عقیدت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم ترین علامتوں میں سے ایک ہے میں کمی کی بجائے اسے مزید پھیلایا جانا چاہیے۔ اس واسطے کہ ایسی دینی تقاریب جو ایک طرف سماجی روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ معاشرہ کے مذہب سے متعلق ہونے اور رہنے کے اظہار میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ البتہ ہمیں یہ بھی ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ میلاد کی تقریبات میں جن روایات کو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے ان کے خاتمہ کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اس اہم امر کے لیے مذہبی علماء اور محکمہ اوقاف پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License